THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188842
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۲۲۶۹۷۱ Accession No. ۵۹۰۱

Author محمد

Title ذکر میلاد

This book should be returned on or before the date last marked below.

ذلک ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب

ذکر میلاد

الملقب بلقب

مولد ابی القاسم

محمود المطابع کانپور میں چھپی

[illegible]

ذکر میلاد

الملقب بہ

مولد ابی القاسم

محمود المطابع کانپور میں چھپی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد لک و الشکر لک یا ذی المنن حاضری و ناظری بر حال من

امابعد چونکہ اس زمانہ مین اکثر مولود شریف کی کتابین جو نظر سے گذرین تو اونکی روایتین
ہمکو غلط معلوم ہوئین اسلیے ایک کتاب مولود شریف کی جنکی روایتین بخاری شریف مسلم شریف
مشکوۃ شریف مدارج النبوت سے لی گئی ہین اور اشعار حضرات مشاہیر بزرگان کے اوراق سے
لکھی گئی ہین تالیف کی اور نام اس کتاب کا **مولد ابی القاسم** رکھا بیت

روز قیامت ہر کسی در دست گیرد نامۂ	من نیز حاضر میشوم مولود سلطان در بغل

صاحب مدارج النبوۃ روایت کرتے ہین حدیث صحیح مین وارد ہے کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ
نُوْرِیْ یعنے اول اوس چیز کا جسکو پیدا کیا اللہ نے وہ نور میرا ہے اب جتنی مخلوقات
علوی اور سفلی ہین اوسی نور اور اوسی جوہر پاک سے پیدا ہوئے ہین وہ از قسم روح
کے یا جو اوسکے جو مشابہ ہون یا عرش - کرسی - لوح - قلم -

بہشت اور دوزخ ہوا ور یا ملک اور فلک اور انس اور جن اور آسمان اور زمین یا دریا
اور پہاڑ اور درخت یا سب مخلوقات سے ہون ایضاً اخبار مین آیا ہی کہ جب نور محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا یعنی پیدا کیا گیا تب ظاہر ہوئے اوس سے انوار انبیا علیہم
الصلوۃ والسلام کے تب اوس نور کو حکم ہوا کہ نظر کرے ان سبھون کے انوار کی طرف
پس نظر کیا نور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے انوار کیطرف پھر چھپ گئے سب انوار
انبیا کے تب سب انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے عرض کیا کہ ای پروردگار یہ کون ہی
جسکے نور نے ڈھانک لیا ہملوگون کے نور کو جیسے چھپ جاتی ہو روشنی ستارہ کی آفتاب کے
سامنے اوسوقت حضرت حق سبحانہ تعالی نے جواب دیا کہ یہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہی اگر تملوگ
ایمان لاؤ اوسپر تو ہم بیشک تملوگون کو انبیا مین سے کر دینگے سب نے فرمایا کہ ہم ایمان لائے
ای خدا اُسپر اور اوسکی نبوت پر کہا باریتعالی نے کہ گواہ ہوئے ہم تم لوگون کے ایمان پر
راوی کہتا ہی کہ اسی کی طرف اشارہ قرآن پاک مین ہے کہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ
اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ط پس ہماری حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرور انبیا ہوئے روایت ہی
کہ جب اللہ تعالی نے قلم کو پیدا کیا تو حکم ہوا کہ ای قلم لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
کو عرش پر اور بہشت کے دروازون پر اور قبہ اور خیمون پر پس لکھا قلم نے لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خاتم الانبیا بعد اوسکی پھر لکھا قلم نے اون چیزون کو جو قیامت تک
ہونیوالی ہین جسکی طرف اشارہ ہی جف القلم بما ہو کائن روایت ہی کہ جب حضرت
آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لغزش ہوئی اور عتاب باری تعالی ہوا تو اوسوقت حضرت آدم علیہ
الصلوۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ پناہ مانگی تب حضرت حق
سبحانہ تعالی نے حضرت آدمؑ سے پوچھا کہ تمنی نام محمدؐ کو کیونکر جانا اور کیونکر پہچانا اوسکے

جواب مین حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کیا ای رب جب پیدا کیا تو نے ہمکو
تو نظر پڑی ہماری عرش پر اور بہشت کے دروازون پر تو ہر جگہ یہ لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ تب ہمنی جانا کہ یہ کوئی بزرگ ترین خلائق سی تیرے نزدیک ہین کہ
نام مبارک اونکا اپنے نام کے پاس تو نے رکھا ہی پھر آواز آئی کہ ای آدم یہ پیغمبر آخر الزمان
ہین اور تمہاری اولاد سی ہونگے نام انکا آسمان پر احمد ہی اور زمین پر محمد ہی اگر نہوتے یہ
تو نہ پیدا کرتے ہم آسمان و زمین کو پھر فرمایا کہ ای آدم بخشدیا ہمنے تمکو اونکے طفیل سی **شعر**

سید و سرور محمد نور جان	بہتر و مہتر شفیع مجرمان

ای حضرات حضرت مولانا روم نے بڑا معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان کیا ہے
کہ لکڑی سی رونیکی آواز آئی جسکو بخاری شریف مین بھی لکھا ہی کہ جب منبر آپکے لئے
بنکر آیا تو جس ستون پر ٹیک کر آپ احکام فرماتے تھے اوسمین سی رونیکی آواز آتی تھی **مثنوی**

استن حنانہ از ہجر رسول	نالہ میزد ہمچو ارباب عقول
در تحیر ماندہ اصحاب رسول	کز چہ مینالد ستون با عرض و طول
گفت پیغمبر چہ خواہی ای ستون	گفت جانم از فراقت گشت خون
از فراق تو مرا چون سوخت جان	چون ننالم بی تو ای جان جہان

مسندت من بودم از من تاختی / بر سر منبر تو مسند ساختی
پس رسولش گفت کای نیکو درخت / ای شده با سر تو همراز بخت
گر همیخواهی ترا نخلی کنند / شرقی و غربی ز تو میوه چینند
یا در آن عالم حقت سروی کند / تا تر و تازه بمانی تا ابد
گفت آن خواهم که دائم شد بقاش / بشنو ای غافل کم از چوبی مباش

اشعار مولانا جامی رحمة الله علیه

کی بود یا رب که رو در یثرب و بطحی کنم / گه بمکه منزل و گه در مدینه جا کنم
گرد صحرای مدینه بوی آید یا رسول / جان خود را من فدای خاک آن صحرا کنم
یا رسول الله بسوی خود مرا راهی نما / تا ز فرق خود قدم سازم ز دیده جا کنم
بر کنار زمزم از دل بر کشم یک زمزمه / وز دو چشم خون فشان آن چشم را دریا کنم
آرزوی جنت الماوی نمی دارم ز دل / جنتم این بس که بر خاک درت ماوا کنم

بر در بابِ السلام آیم و گریم زار زار	گہ بباب جبرئیل از شوق او ویلا کنم

روایت ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت سی اس عالم مین لایا اوسوقت واسطے انس اور دفع وحشت کے حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا کیا جب حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حوا کو دیکھا بفرط محبت ہاتہہ بڑہایا اوسوقت ملائکہ کرام نے عرض کیا ای آدم علیہ السلام ٹھہریئے جب تک کہ نکاح نہ کرین آپ اور نہ دیجیے مہر انکا حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا کہ مہر کیا ہی فرشتون نے کہا درود بھیجیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار اور کسی روایت مین تیس مرتبہ بھی آیا ہے

بھیج ای رب مرے درود سلام	برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

صلی اللہ علی محمد یا محمد عربی یا محمد عربی - اشعار مولانا جامی رح

عارض است این یا قمر یا لالہ احمر است این	یا شعاع شمس یا آئینہ دلہا است این
قامت است این یا الف یا سرو نخل یا مراد	یا مگر گلدستہ باغ جنان آراستہ این
زلف تو زنجیر یا قلاب یا مشک ختن	سنبل تر یا سمن یا عنبر سارا است این
چشم تو جادو ست یا آہو ست یا صیاد خلق	یا دو بادام سیہ یا نرگس شہلا است این
کوی تو کعبہ ست یا فردوس یا خلد برین	یا گلستان ارم یا جنت الماوی است این

دیگر

مرحبا باد سحرگہ زکجا آمدۂ
کہ چنین روح فزا غالیہ سا آمدۂ

از حرم یا ز ارم یا ز ریاضِ جنت
از چمن یا ز ختن یا ز خطا آمدۂ

مردہ را زندۂ جاوید کند تا رہست
مگر از کوچۂ محبوب خدا آمدۂ

بچو رومی باز بگوی ز من آن سلطان را
ایکہ امید گہ ہر دو سرا آمدۂ

گرہ از کار من بی سرو سامان بکشا
کہ پی عالمیان عقدہ کشا آمدۂ

روایت ہی کہ زمانہ سابق مین عادت حضرت حق سبحانہ تعالی کی اسپر جاری تہی کہ حضرت حوا کو ہر ولادت مین دو لڑکے اور ایک لڑکی توام پیدا ہوتے تہی مگر شیث علیہ السلام کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین سی تہی تنہا پیدا ہوے تا کہ نور نبوی درمیان ونکا اور درمیان غیر کے مشترک نہو اور جب حضرت آدم نے وفات پائی تو شیث ع کو وصیت کی کہ اس نور پاک نسل کو اچھی پاک عورت مین رکھنا اسیطرح حضرت شیث علیہ السلام نے اپنی بیٹے کو جنکا نام مبارک انوش تہا اور پہر اسیطرح ہمیشہ وصیت قرن بقرن ہوتی آئی یہانتک کہ وہ نور درجہ بدرجہ اصلاب طیبات اور ارحام طاہرات مین منتقل ہوتا ہوا عبد المطلب اور اونکی لڑکے حضرت عبد اللہ تک پہنچا حق تعالی نے اپنی حبیب کے خاندان کو سفاح جاہلیت سی پاک رکھا اور مکہ مین آپ بڑے خاندان عالی سے تھے

اشعار

مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم	الله الله چہ جمالست بدین بوالعجبی
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را	برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام	زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور	زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت	بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

روایت

خزاین النبوت مین حضرت شاہ گلشن صاحب قدس سرہ نے لکھا ہی کہ قبل از ولادت شریف ایک شاہزادی ملک شام کی کہ علم توریت و انجیل اور تواریخ وغیرہ مین اسکو بہت دخل تھا چنانچہ تمام کتب سابقہ سی اوسنی دریافت کرلیا تھا کہ نبی آخرالزمان کی پیدائش کا زمانہ آگیا اسلیے عرب کے بڑی ٹیلون پر کہڑی ہوکر وعظ کہا کرتی تہی تاکہ پتہ آپکا لگ جاوے اوسکی حسن صورت اور علم پر تمام شاہزادگان ملک نواب زادگان عاشق تہی اور چاہتی تھی کہ ہمسے نکاح کرے ایکروز اتفاق سی وعظ مین حضرت عبداللہ جو آپکے والد تھے وہان تشریف لیگئے آپکی جبین مبارک پر نور محمدی چمکتا تھا اوس عورت کی نگاہ جو آپکی پیشانی پر پڑی عاشق ہوگئی اور کہا کہ ای عبداللہ اگر تو مجھسے نکاح پڑہاوی تومین نکاح کرتی ہون آپنے فرمایا کہ مین اپنی بی بی سے

پوچھ لون آپ اپنے گھر تشریف لائے اور شبکو وہ نور آپکی زوجہ شریفہ کی طرف منتقل ہوا
حضرت عبداللہ پہر اوس شاہزادی کے مجمع مین تشریف لیگئے اور فرمایا کہ ای شاہزادی
مین تیرے نکاح پر راضی ہون تمام شاہزادون اور نوابون کو تعجب ہوا کہ ایک غریب
آدمی کے ساتھہ کیون التفات ہی شاہزادی نے حضرت عبداللہ کی پیشانی دیکھکر کہا کہ اے
عبداللہ کل بیشک مین نے نکاح کی درخواست کی تھی مگر اب نہین کرونگی اسلیے کہ وہ
نور نبوت جو کہ تیری پیشانی پر چمکتا تہا وہ آج نہین ہی کہین منتقل کرکے تم آئے ہو ہمکو تمسے
نکاح کی خواہش نفسانی نہ تھی بلکہ اوسی نور کی ... تھی ... اب ... جاؤ

باب بیانمین زمانہ حمل کے

صاحب مدارج النبوۃ نے نقل کیا ہی کہ از روی روایت صحیحہ استقرار نطفہ زکیہ مصطفویہ اور
ابداع ذرہ محمدیہ کا صدف رحم آمنہ رضی اللہ عنہا مین شب جمعہ کو زمانہ حج اور ایام تشریق مین ہوا تھا
اسلیے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شب جمعہ شب قدر سے زیادہ فضیلت رکھتی ہی اسلیے کہ
اس شب مین جسقدر خیرات اور برکات اور کرامات اس عالم کے رہنے والے اور مؤمن خاص پر
نازل ہوئی اور کوئی رات ایسی نہین روایت ہی کہ ملک اور ملکوت مین منادی کی گئی
کہ عالم کو انوار قدس سے منور کرین اور ملائکہ آسمانی زمین کو بہت خوشی ہوئی ہی داروغہ جنت کو
حکم ہوا کہ دروازے فردوس اعلی کے کھولدیے جاوین اور تمام طبقات آسمان اور زمین کو بشارت دین
کہ نور محمدی آجکی رات رحم آمنہ مین قرار پایا اور اوسوقت تمام عالم کو معطر کردے **اشعار**

ای صدر ایوان رسل وی شمع جمع انبیا	خورشید برج سلطنت جمشید تخت کبریا

طٰہٰ و یٰسین نام تو انا فتحنا کام تو | قرآن ز حق پیغام تو ای آفرینش را بہا
نامت محمد آمدہ محمود و احمد آمدہ | دین تو چو سر مد آمدہ بو القاسم کنیت ترا
ہم صدر بدر عالمی ہم تاج فخر آدمی | ہم انبیا را خاتمی ہم مجتبا و مقتدا
جنت سرای یار تو رضوان امانت دار تو | وی از گل رخسار تو فردوس اعلی را بہا
نور دل آدم توئی کام ہمہ عالم توئی | ہر خستہ را مرہم توئی ای درد دلہا را دوا
چون احمد جامی نہان دارد گناہ بیکران | از حق بخواہ ای بادشہ جرم و گناہ این گدا

صاحب مدارج النبوت نے **روایت** کی ہی کہ صبحکو اوس رات کے تمام روی زمین کے بت اوندہی ہوکر گر گئے اور اوس رات کو شیطان آسمان پر چڑہنے سی روکا گیا اور کوئی تخت بادشاہونکا تختونمین سی نہ تہا کہ اوندہا نہ ہوا ہوا اور بشارت دی وحوش مشرق نے وحوش مغرب کو اور دفع کیا خدا نے قحط کو اور سختی عظیم کو جو قریش مین پڑی تہی حضرت آمنہ فرماتی ہین ہین ایکدن درمیان سونے اور جاگنیکے تہی کہ آواز آئی کہ ای آمنہ تم حمل سی ہو اور کہنے والا اسطرح کہتا ہی کہ گویا مین نہین جانتی ہون الغرض آواز آئی کہ تو حاملہ ہی ایسی شخص کی کہ وہ بہترین عالم ہے اور ایک روایت مین ہی کہ تو حاملہ ہوئی بہترین مخلوق کی اور روایت کی ہی حضرت ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ جب حضرت آمنہ حاملہ تہین اوس راتمین کہ آپ رحم مادر مین آئے

اوسوقت ہر چار پایے سی قریش کے آواز آتی تہی کہ قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ امام ہے تمام
دنیا کا اور چراغ ہے اہل دنیا کا حضرت آمنہ فرماتی ہین زمانہ حمل کے ہر مہینہ مین آواز آتی تھی آسمان
اور زمین سی کہ مبارک ہو تملوگون کو کہ وہ وقت پہونچا کہ ظاہر ہون ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم
محمد بن اسحاق فرماتے ہین کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر مین تھے کہ انتقال کیا حضرت عبداللہ
آپکے پدر بزرگوار نے آپ بذریعہ تجارت کے مدینہ تشریف لیگئے تہے اور بعض روایتوں مین ہی
کہ آپ سات مہینہ کے تہے کہ بعض ہمراہی آپکے مدینہ سے واپس آئے عبدالمطلب نے اونسے پوچہا
کہ کیا حال ہی عبداللہ کا کہا ہم بیمار چہوڑکر آئے تہے تب عبدالمطلب حضور کے دادا نے اپنے بڑے بیٹے
حارث کو کہا کہ لے آوین اونکو جب پہونچے حارث مدینہ منورہ مین تو انتقال کی خبر پائی حضرت
ابن عباس سی روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ کا انتقال ہوا تو ملائکہ نے نہایت غم والم سے
حضور مین باری تعالی کے عرض کیا کہ ای میرے معبود اور میری پروردگار یتیم ہوئی آج محمد پیغمبر
حبیب تیرے خداوند جل جلالہ سے ارشاد ہوا کہ ای فرشتو ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
حافظ اور مددگار ہین اور کفیل اونکے ہین تملوگ درود و سلام بہیجو اوپر اور برکت چاہو تم اونکے لیے ہمسے

بیان آپکی ولادت کا

آگاہ ہو اے مسلمانو کہ جمہور اہل سیر اور تواریخ بیان کرتے ہین اور اونکی تحقیق اسی پر ہے
کہ جس سال ابرہہ ہاتھی لیکر کعبے کے ڈہانے کے لیے آیا تہا اوسی سال بعد چالیس
روز یا پچپن روز کے ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ صبح صادق کے وقت حضور پیدا ہوئے
آگاہ ہو ای مسلمانو کہ ابتدا وحی اور ہجرت کی مکہ سے مدینہ کی طرف
اور فتح مکہ اور وفات حضور کی سب اوسی روز دوشنبہ کے ہوئی ہے

اشعار سلام

يَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْك — یَا رَسُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْك
یَا حَبِیْبُ سَلَامٌ عَلَیْك — صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْك
اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا — وَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْر
مِثْلَ حُسْنِكَ مَا رَاَیْنَا — قَطُّ یَا وَجْهَ السُّرُوْر
اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ — اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْر
اَنْتَ اِکْسِیْرٌ وَّغَالِیْ — اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْر
یَا حَبِیْبِیْ یَا مُحَمَّد — یَا عُرُوْسَ الْخَافِقَیْن
یَا مُؤَیَّدْ یَا مُمَجَّد — یَا اِمَامَ الْقِبْلَتَیْن
مَنْ یَّرٰی وَجْهَكَ یَسْعَدْ — یَا کَرِیْمَ الْوَالِدَیْن
حَوْضُكَ الصَّافِی الْمُبَرَّد — وِرْدُنَا یَوْمَ النُّشُوْر
مَا رَاَیْنَا الْعِیْسَ حَنَّتْ — بِالسُّرٰی اِلَّا اِلَیْك
وَالْغَمَامَةُ لَكَ اَظَلَّتْ — وَالْمَلَا صَلّٰی عَلَیْك
وَاَتَاكَ الْعُوْدُ یَبْکِیْ — وَتَذَلَّلْ بَیْنَ یَدَیْك
وَاسْتَجَارَتْ یَا حَبِیْبِیْ — عِنْدَكَ الظَّبْیُ النَّفُوْر
عِنْدَمَا شَدُّوْا الْمَحَامِلْ — وَتَنَادَوْا لِلرَّحِیْل
جِئْتُهُمْ وَالدَّمْعُ سَائِلْ — قُلْتُ قِفْ لِیْ یَا دَلِیْل
سَاُحَمِّلُکُمْ رَسَائِلْ — حَشْوُهَا الشَّوْقُ الْجَزِیْل
نَحْوَ هَاتِیْكَ الْمَنَازِلْ — بِالْعَشَایَا وَالْبُکُوْر

وَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلٰی اَحْمَدٗ — عِدَّۃَ اَحْرُفِ السُّطُوْرِ
اَحْمَدَ الْہَادِیْ مُحَمَّدٗ — صَاحِبِ الْوَجْہِ النُّوْرِ

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

مسلم شریف مین روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتے تھے روز دوشنبہ کو صحابہ نے سبب اس روزہ رکہنے کا پوچھا ارشاد ہوا کہ مین پیدا ہوا ہون روز دوشنبہ کو اور ابتدا وحی کی بہی روز دوشنبہ کو ہوئی روایت ہی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ ظہران مین جسکو وادی فاطمہ بہی کہتے ہین مدینہ منورہ سے قریب ہی کہ ایک بہت بڑا عالم اور بڑا درویش اہل شام سے کہ نام اوسکا عیص تہا جب وہ اہل مکہ کو دیکہتا تہا تو کہتا تہا کہ ای اہل مکہ قریب ہے کہ تملوگون مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ اطاعت کرینگے اوسکی عرب اور مالک ہوگا ملک عجم کا اور یہی زمانہ ولادت شریف کا اونکے ہی پہر جب کوئی مکہ مین لڑکا پیدا ہوتا تھا تو وہ اوسکا حال پوچہا کرتا تہا جس دن کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ایک آواز سخت مثل بجلی کے آسمان کی طرف سے آئی راقم الحروف کہتا ہی کہ جیسے اس زمانہ مین تمہارے بادشاہ دنیا کو جب کوئی خوشی ہوتی ہی تو دس ضرب بیس ضرب توپ چہٹا کرتی ہے الغرض جسدن حضور پیدا ہوے آئے عبد المطلب اوس راہب کے پاس آپکی ولادت کی خبر دی پہر کہا اوس راہب نے یعنی اوس درویش نے کہ یہ وہ نامی لڑکا ہی جسکی آپلوگونکو ہم خبر دیا کرتے تھے پہر عبد المطلب سے پوچہا کہ کیا نام رکہا ہی کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسنے کہا قسم ہے اللہ کی کہ جانتے تھے ہم اوس لڑکے کی پیدائش کے وقت تین نشانیان ہونگی پہلی یہ

کہ ایک ستارہ نکلیگا جو کبھی نہین نکلا تہا دوسری نشانی یہ ہی کہ دوشنبہ کو پیدا ہوگا تیسری نشانی
اونکی یہ ہوگی کہ نام پاک اونکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہین کہ ایک یہودی تہا تجارت کرتا تہا مکہ مین جب وہ رات آئی جسمین حضور صلی اللہ وسلم کی
پیدایش ہوئی تو وہ آیا قریش مین کہ ای اہل قریش کیا تملوگونمین کوئی لڑکا پیدا ہوا ہی
سبنے کہا کہ ہمکو نہین معلوم تب اوس یہودی نے کہا کہ پیدا ہوئے پیغمبر آخر امت کے
اونکے دونون مونڈہون کے درمیان علامت نبوت ہی جسکی شکل اسطرح پر ہی کہ بہت سے
موی مبارک وہان پر مجتمع ہونگے جیسے کہ عرف فرس پہر لائے لوگ اوس یہودی کو آپکے نزدیک
تب یہودی نے کہا باہر لاؤ لڑکے کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر لائے اور
پشت مبارک کو کہول دیا جب اوس یہودی نے اوس علامت نبوی یعنی مہر نبوت کو دیکہا
تو بیہوش ہوکر زمین پر گر گیا جب اوسکو ہوش آیا تو اوسنے یہ کہا کہ قسم ہی خدا کی گئی نبوت
بنی اسرائیل سے حاکم اور ابو نعیم حضرت حسان بن ثابت سے نقل فرماتے ہین کہ ہم آٹھ برس
یا سات برس کے تہے کہ ہم دیکہتے تہے اور سنتے تہے قصہ کو اور ہم سنتے تہے ایک یہودی کو کہ
پکارتا تہا صبحکو اپنی قوم کو تو وہ سب اوٹھے اور کہنے لگے کہ کیا ہوا ہی تمکو کہ جگاتے ہو ہم لوگونکو
اور پکارتے ہو اوس یہودی نے کہا کہ آج ستارہ احمد کا نکلا ہی معلوم ہوا کہ آج پیدا ہوئے ہین
حضرت عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ سے نقل فرماتے ہین کہ آپکی والدہ صاحبہ فرماتی تہین
کہ مین وقت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تہی تو مینے اوسوقت ایک نور دیکہا کہ گہر وغیرہ
سب نورانی ہوگیا اور مینے دیکہا ستارونکو کہ نزدیک ہوگئے زمین کے یہانتک کہ گمان کیا گیا کہ
پہر یہ ستارے گر جاوینگے اور تمام گہر منور ہوگیا احادیث صحیحہ مین وارد ہی کہ فرماتی ہین
حضرت آمنہ کہ جس رات کو پیدایش ہوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ایک روشنی ہوئی کہ روشن

ہوئے اُس سے محل سب شام کے اور ہمنے دیکھا نہر دن کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اپنی والدہ صاحبہ سے جن کا نام شفا ہے روایت کرتے ہین کہ فرماتی تھین کہ جسوقت پیدا ہوئے حضور تو ہاتھ مین میرے آگئے اُسوقت ایک آواز آئی اور ہمنے سُنا کوئی کہنے والا کہتا ہے یرحمک اللہ یعنی رحم کرے اللہ تجھپر تو فرماتی تھین کہ پورب سے پچھم تک روشنی ہو گئی کہ اُسکے سبب سے ہمنے دیکھا بعض محلون کو ملک شام کے

شعر

شب میلاد سلطانست امشب
زمین بر خویش نازانست امشب

ز نور مصطفےٰ ہر سو کہ بینی
تجلی گاہ یزدانست امشب

سرائے او کہ از نور ہست معمور
تو گوئی عرش سجانست امشب

لب حوران ترنّم ریز تسبیح
بگردون زہرہ رقصانست امشب

ملائک تہنیت گویان کہ لاریب
شب قدر عزیزانست امشب

بہر کوئے کہ می بینم بعالم
بہار باغ رضوانست امشب

شہید بے نوائے ہمچو بلبل
درین گلشن غزلخوانست امشب

اشعار اُردو

شمس الیثرب قمر البطحی تجھے رحمت ہر دو سرا جانا — فی یوم الحشر وسیلتنا مجھے بھول نہ روزِ جزا جانا
کچھ تمنے رسول خدا جانا مرتا ہی کوئی شیدا جانا — ہی رحم کی جا ذرا آجانا وہ جمال رخ دکھلا جانا
تری دین کو جود و عطا جانا تری خلق کو نور صفا جانا — تری راہ کو خضر ہدیٰ جانا تری شرع کو حکم خدا جانا
وہ عذار ترا سمجھا جانا وہ ہی سورۂ شمس ضحیٰ جانا — اور زلف جو غیر سے جانا واللیل اذا یغشیٰ جانا
تری عدل کو امن بشر جانا تری رحم کو سایۂ سر جانا — کفِ دستِ شہاب قدر جانا دمِ تیغ کو برق قضا جانا
جو زیست کا تھا پیالا چھلکا دل ہی میں ہا جو تھا ڈرکا — رہبر کوئی قبر کی منزل کا دکھلانہ تو تیرے سوا جانا
وہ دفن مری رہِ شفقت سی وہ جود و سخا و عنایت سے — رُخ رشک دہ گلِ جنت سی مری قبر کو خلد بنا جانا
پوچھیں جو نکیرین آکے مجھے من ربک اور ما دینک سے — اُسوقت شفیع ابد میرے آکرکے جواب بتا جانا
جب خلق خدا روزِ محشر ہو پیاس کی شدت سے مضطر — ای ساقی کوثر کوثر کا اک جام مجھے بھی پلا جانا
مرے مہر عرب مرے ماہ عرب مرے شاہ عرب — مری شرف عرب مری جاہ عرب مری حق مین کبھی فرما جانا
مری جان جہان مری مایۂ جان مرے مقصد دل مری تاب و توان — مری شاہِ شہان مری امن و امان مجھے نارِ سقر سے بچا جانا
مری سرو چمن مری غنچہ دہن مری ماہ لقا مری سیم بدن — اک مین بھی ہوں قیدی رنج و محن مجھے بھی کرم فرما جانا
کب تک مین پھروں ہمہ تن بیکل صحرا صحرا جنگل جنگل — فرقت مین تری گئی شکل بدل اب بھی نہ مری مولا جانا
گو دن کا دن لگچا ہی گیو سندیس لیاون آئے گیو — در وجی ڈولیا یاہی گیو جو دن کہ نہ تھا جانا جانا
یہی سوچت ہون رتیا سگری بھروں مین نہ فرم نگری — بطحی بستی یثرب نگری یارب مرا بھی ہوگا جانا
فی نومی یا بدر العربی مکے مدنی و المطلبی — اسکن من رویتک قلبی وہ سندر روپ دکھا جانا

اضطر مسلسل مفترقا بفراق جمالہ محترقا
فیہندہ بلغ محترقاً یثرب جو صبا ہو ترا جانا

دیگر اشعار اردو و فارسی و عربی آمیز

یا لیت صبا ر مدینہ اک بار ادھر بھی آجانا
اس یتیم پیارے محمد کی کچھ سب ہمیں بھی سنا جانا

العمر مضت فی دار سقر نہوا مری آہ میں کچھ بھی اثر
نہ تو دیکھا نظر سے تجھے جی بھر نہ ترا کچھ ذکر سنا جانا

تو بلک عرب بجمال طرب من زار ہند بشور و شغب
کروں تجکو خبر کیونکر میں اب ترا آنا نہ مرا جانا

مجھسے نہوا کوئی نیک عمل کل عمل شر و زلل
ہے عقدہ مرا لاینحل جو ہی الجھی تمہیں سلجھا جانا

بگذشت نظر مکین و مکان شدہ بیخود و بیسر و بے سامان
گیا بھول نشاط و عیش جہان ترے عشق کا جسنے مزا جانا

لولاک لما جو خدا نے کہا تری شان یہی ہے حق و بجا
کرے کون ثنا تری غیر خدا تجھے کسنے خدا کی سوا جانا

موسیٰ آپ ہی کہتوں نہ لینی کھبر تڑپا کیا راہ میں آٹھ پہر
کردی نگہ سوئے بندہ نظر رہا گرچہ سدا آنا جانا

تم عرش پہ جاکے خدا سے ملو جو ملک سے نہو وہ کام کرو
تم عالم علم لدنی ہو کچھ تمسے نہیں ہے چھپا جانا

تمہیں رونق باغ رسالت ہو تمہیں گلبن گلشن رحمت ہو
تمہیں آب سحاب عنایت ہو مری دل کی بھی آگ بجھا جانا

ما انسک من احد صنما باکہ کن وز ہمہ بے پروا
یہ چال تری سب سے ہے جدا یہ ڈھنگ کہاں سکھا جانا

ہر ایک درخت پھلا پھولا یہ یوں چمن بھی شگفتہ ہوا
پہ نخل مراد مرا نہ پھلا یہ غنچہ دل نہ کھلا جانا

دن رات یہ طاہر بیسر و پا یہی کرتا ہے عرض برای خدا
قربان تری اے مرے ماہ لقا کبھی شکل مجھے بھی دکھا جانا

واقعات بعد ولادت حضور

مسلمانو سنو کہ اکثر اہل سیر کا مذہب ہے کہ حضور پر نور ختنہ شدہ اور ناف بریدہ اس عالم میں تشریف لائے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جملہ عزت اور کرامت سے نزدیک رب العزت کے میری یہ ہوئی ہے کہ پیدا کیے گئے ہم ختنہ کیے ہوئے اسی لیے کسی نے نہ دیکھا ستر کو ہمارے روایت ہے

کہ پہلے سب عورتون مین سے جس نے دودھ دیا وہ ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھین جب ثویبہ نے اُس رات مین جسمین آپ پیدا ہوئے ابولہب کو خبر دی اور بشارت دی کہ تمھارے بھائی کے گھر مین لڑکا پیدا ہوا ہے ابولہب نے ثویبہ کو آزاد کیا اور حکم دیا کہ دودھ دے حضور کو حقتعالے نے اس خوشی پر کہ خوشی کی ابولہب نے اور آزاد کیا اپنی لونڈی کو عذاب جہنم مین تخفیف کی اور دوشنبے کے دن جس دن اُسنے آپکی پیدائش کی خوشی کی تھی عذاب بالکل اُسپر موقوف کیا جاتا ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے سند مولود شریف مین اور مولود کے خوشی کرنے والے کی یہین سے سند لی ہے مسلمانو کافر جو مولود شریف پر خوشی کرے اُسکو تو یہ انعام ہو مسلمان جو اپنے جان و مال کو حضور کی ولادت کی خوشی مین صرف کرے اُسکا کیا حال ہوگا

اشعار اُردو

اے آئینہ حُسن رُخ سید ابرار
محروم زیارت سے ہون تشنۂ دیدار

ای نرگس شہلائے شہنشاہ دو عالم
تو دیکھ لے مجکو نظرِ رحم سے یکبار

ای ابروے خمدار شہ مسجد محراب
کر مجکو بشارت کی اشارت سے خبردار

ای لعل شکربار شہ یثرب و بطحا
ان کانون سے سنوا دی مجھے خوبی گفتار

اے طرۂ طرارہ برج نبوت	اس دام محبت سی نہ چھوڑی دل بیمار
ای قامت بے سایۂ سلطان مدینہ	ان آنکھوں سے دکھلا مجھی وہ شوخیی رفتار
ای آئینۂ سینۂ خورشید رسالت	کردے تو مری سینے کو گنجینۂ اسرار
ای قاب صفا و ضیا بخش پیمبر	کر دور مرے آئینۂ قلب سے زنگار
ای خاک کف پا نبی گھر ہے یہ تیرا	کحل البصر دیدۂ مشتاق ہو سو بار

نسب نامہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد بن عبداللہ - بن عبدالمطلب - بن ہاشم - بن عبد مناف - بن قصی بن کلاب بن مرہ - بن کعب - بن لوی - بن غالب - بن فہر - بن مالک - بن نضر - بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر - بن نزار بن معد بن عدنان یہانتک اتفاق جمہور ہے باقی اجداد کے ناموں میں بہت اختلاف ہے اور آپ نے اپنا نسب نامہ یہانتک بیان فرمایا ہے اور اسکے آگے جو پوچھا گیا تو کذب النسابون فرمایا ہے

مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ جب دن ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوئی تو اُس روز درد شدید حسب دستور عورتوں کے شروع ہولے اتفاق سے

گھر مین کوئی نہین تھا اور عبدالمطلب بھی حرم مین تھے کہ اچانک ایک سخت آواز سنی
کہ جس سے دل میرا اُڑ گیا پھر مین نے دیکھا کہ ایک سفید بازو کا جانور میرے دل کو ملتا ہی
جس سے درد اور خوف جاتا رہا پھر دیکھا مین کہ شربت سفید میرے پاس
رکھا ہوا ہے جب اُسکو مین نے پی لیا تو مطمئن پایا اپنے دل کو بعد اُسکے ایک نور بلند تک
دیکھا اور بہت سی عورتین بلند قامت والیان کہ درخت خرما کے برابر تھین گویا
عبد مناف کی بیٹیان ہین مجکو بہت تعجب ہوا کہ کہان سے ظاہر ہوگئین پھر
اُنمین سے ایک عورت بولی کہ مین آسیہ فرعون کی بی بی ہون دوسری نے کہا
کہ مین مریم عمران کی بیٹی ہون اور اُنھون نے کہا کہ یہ دوسری عورتین جو تمھین
نظر آتی ہین یہ حور عین ہین بہشت کی پھر سختی زیادہ ہوئی ہمارے حال پر اور
ہر ساعت ایک آواز بڑی سنتی تھی کہ جس سے خوف معلوم ہوتا تھا اسی حالت مین
یہ دیکھا کہ ایک دیباے سفید آسمان زمین کے بیچ مین کھینچا ہوا ہی پھر مین نے دیکھا
کہ آسمان زمین کے بیچ مین آدمی کھڑے ہوئے ہین اور اُنکے ہاتھ مین ابریق چاندی
کی ہے اور پھر ایک جماعت جانور کی نمودار ہوئی یہانتک کہ ڈھانک لیا میرے
حجرے کو جنکی منقار زمرد کی تھی اور اُنکے بازو یاقوت کے تھے پھر اُٹھا لیا خدا نے
پردے کو تو دیکھا مین نے پورب اور پچھم کے زمین کو جہانتک زمین ہے اور تین علم
دیکھا کہ ایک پورب مین گڑا ہے اور ایک پچھم اور ایک بام کعبہ پر دوسری حدیث مین
آیا ہی کہ حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ دیکھا مین نے ایک بڑا ابر نورانی کہ اُسمین سے آواز
آتی ہے آواز گھوڑون کی اور کپنا بازوون کا اور آدمیون کی کہ بات کرتے ہین
آپس مین پھر سُنا مین نے کہ کوئی منادی ندا کرتا ہے کہ پھراؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

تمام زمین مین اور پیش کرو اُنپر تمام روحانیات کو جیسے جنات اور انسان اور ملائکہ اور طیور اور وحوش اور دو اُسکو خلق آدم اور معرفت شیث علیہ السلام اور شجاعت نوح علیہ السلام اور خلت ابراہیم علیہ السلام اور لسان اسمٰعیل علیہ السلام اور رضاء اسحٰق اور فصاحت صالح علیہ السلام اور حکمت لوطؑ اور بشرٰی یعقوبؑ اور شدت موسیٰ اور صبر ایوب اور طاعت یونسؑ اور کوشش یوشع اور صوت داودؑ اور حب دانیال اور وقار الیاسؑ اور عصمت یحییٰؑ علیہ السلام اور زہد عیسیٰؑ اور غوطہ دو اُنکو دریاے اخلاق پیغمبران مین

ہی تمنّا یہ خدا سے کہین ایسا ہووے
ہند سی سوے مدینہ میرا جانا ہووے

اور جو جانا ہو تو اِس شکل سی جانا ہووے
سوے محبوب رواں جون کوئی شیدا ہووے

سر کے ہون بال کھُلے پاؤن برہنہ ہووے
گیروا ایک گلی مین مرے کرتا ہووے

ہون مین مشتاق زیارت ہے تمنّا دل مین
ذکر لب پر مرے یہ صلّ علا کا ہووے

روضۂ پاک کے جو گرد پھرون مین ایسا
جیسے پروانہ سر شمع پہ پھرتا ہووے

جوڑ کر ہاتھ کرون عرض کہ یا ختم رسل
جانِ خستہ پہ نظر میری خدارا ہووے

ہون مین مشتاق زیارت ہی تمنّا ایسی
جیسے پروانہ سر شمع پہ پھرتا ہووے

دل بسمل تری کوچی مین ترپتا ہووے	تو ہو سرگرم تماشا یہ تماشا ہووے

باب بیان مین حلیمہ دائی کے

مواہب لدنیہ مین حضرت ابن اسحق وابن راہویہ وابو العلی اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم حضرت حلیمہؓ سے نقل کرتے ہین کہ مین بتلاش اطفال کے بنی سعد بن بکر کے ہمراہ مکہ معظمہ آئی پھر جتنی دائیان کہ پیشہ دودھ پلائی کا کرتی تھین سب نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بسبب یتیمی آپ کے نہین اختیار کیا مگر ہمنے آپ کو اختیار کر لیا اور واسطہ پرورش کی ہمراہ اپنے لیا اُس سال عرب مین قحط عظیم تھا کہ جانورون کو دانہ اور پانی نہین ملتا تھا تمام جانور لاغر ہو گئے جانورون مین دودھ میسر نہ تھا اور تکلیف روزی سے میری یہ حالت تھی کہ نہ رات کو نیند پڑتی تھی نہ دن کو جب مینے چاہا کہ لے چلون حضرت کو تو دیکھا کہ اب تک سفید کپڑے مین لپٹے ہوے ہین اور جوانون کیطرح سے نہایت خوشی کے ساتھ آرام فرماتے ہین مین آپکے حسن وجمال پر عاشق ہو گئی پھر مین آہستہ آپکے نزدیک گئی اور سینہ مبارک پر آپکے ہاتھ رکھا پھر آپ نے تبسم فرمایا اور دیکھا آپنے میری طرف جسوقت چشم مبارک آپنے کھولی تو ایک نور آپ کے چشم مبارک سے نکلکر آسمان کی طرف چلا گیا مین یہ سب دیکھ رہی تھی پھر دونون آنکھ کے بیچ مین پیشانی پر بوسہ دیا اور اپنی گود مین لے لیا کہ دودھ دین چنانچہ داہنی پستان آپکے مونہہ مبارک مین دیدی خوب سیر ہوکر آپنے پیا جب بائین پستان آپکو دی تو آپنے نہین پیا اسلیے کہ آپ کے رضاعی بھائیون کا

حق تھا المختصر جب مین اپنے گھر آپ کو لے گیی تو جانور سواری کا جو بسبب لاغری قحط کے نہین چلتا تھا چلنے لگا شوہر میرا بھی آپ کے حسن وجمال پر عاشق ہو گیا اور سجدہ شکر یہ کیا پھر جب وہ اپنے اونٹنی کی طرف گئے تو اُسکے پستان مین دودھ بھرا ہوا دیکھا اور بکریان پیٹ بھر چرکر آئین پھر تمام عرب مین جو قحط عظیم تھا خدا نے دفع کیا حلیمہ کہتی ہین کہ ایک رات کو ہمنے دیکھا کہ ایک نور آپ کو ڈھانکے ہوئے ہے اور ایک سبز پوش آدمی آپ کے سرہانے کھڑا ہوا ہے تب شوہر کو مینے جگایا اور اس قصہ سے خبردار کیا اور کہا کہ دیکھ اس عجائب کو اُسکے شوہر نے کہا کہ چپ رہ اے حلیمہ اور اس راز کو کسی سے نہ کہنا کیا تو نہین جانتی کہ جب سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہے تب سے علما اور درویش یہود نے غم سے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے اور آرام اور قرار نہین لیتے ہین کہ یہی لڑکا دین کو ہمارے ڈھاوے گا حضرت حلیمہ ہر وقت نثار رہتی تھین اور گویا بزبان حال یون کہتی تھین **شعر**

کس جان کا ایجان تو دلخواہ نہین ہے	دل کونسا ہے جسمین تری چاہ نہین ہے
صورت یہ تری کیا نہین یعقوب ہے شیدا	کیا یوسف مصری کو تری چاہ نہین ہے
ای ماہ عرب تیرے سوا دونو جہان مین	اللہ کا پیارا کوئی واللہ نہین ہے
جس راز کو اللہ نے فرمایا ہے تمسے	اُس راز سے جبریل بھی آگاہ نہین ہے
دنیا مین کوئی مجکو نہ پوچھی تو نہ پوچھے	کیا پوچھنے والا میرا وہ شاہ نہین ہے

کچھ غم نہین اس کا کہ مرا ہاتھ ہو کوتاہ	داماں تو اُس شاہ کا کوتاہ نہین ہے

حضرت حلیمہ کہتی ہین کہ آپ اس قدر جلد جلد بڑھتے تھے کہ جس قدر آپ ایک روز مین
بڑھتے تھے۔ دوسرا ایک مہینے مین اُس قدر بڑھتا تھا آپ ایک مہینے مین اس قدر
بڑھتے تھے کہ دوسرے ایک سال مین بڑھتے تھے پہلے پہل جو آپ بولے تو اللہ اکبر
اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا حلیمہ کہتی ہین کہ رات کو
آہستہ آہستہ لا الہ الا اللہ قدوسا نامت العیون والرحمن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کہتے ہوئے
اپنے کان سے سُنا حلیمہ کہتی ہین کہ جب آپ کا ستر کُھل جاتا تھا تو آپ روتے تھے
تو ہم چھپا دیتے تھے ورنہ غیب سے ستر چھپ جاتا تھا المختصر رفتہ رفتہ آپ بڑے ہوئے
تو بچون کے ساتھ نہین کھیلتے تھے اور جس چیز پر جب ہاتھ رکھتے تھے تو بسم اللہ کہتے تھے
پھر جب آپ کچھ بڑے ہوئے تو آپنے حلیمہ دائی سے کہا کہ اے میری ماں سب
بھائی بکریاں چرانے جاتے ہین ہمکو اُنکے ساتھ کیون نہین چراگاہ مین جانے دیتی ہو
کہ ہم سیر بھی کرین اور تمھاری بکریون کو بھی چرادین حلیمہ نے کہا کہ اچھا رضاعی
بھائیون کے ساتھ جاؤ بہ تقاضاے محبت کہ حضرتؐ کو پہلا سفر تھا اسلیئے کپڑے بدل دئے
اور آنکھون مین سرمہ لگا دیا اور بال مین کنگھی کر دی پھر ایک دھجی یمانی پھاڑ کر نظر بد کے لئے
گلے مین ڈالدی جیسے ہندوستان مین بوقت درپیش سفر کے بچون کے گلے مین
امام ضامن کا پیسا باندھتے ہین الغرض حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس دھجی کو
پھاڑ کر پھینکدیا اور فرمایا کہ پروردگار عالم ہمارا نگاہبان ہے بعد اُسکے حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنے بھائیون کے ساتھ چراگاہ مین گئے حلیمہ کہتی ہین کہ دوپہر کے
وقت ضمیرہ لڑکا میرا روتا ہوا دوڑتا چلا آتا ہے اور فریاد کرتا ہے کہ اے اماں چلو

دیکھو محمد کو اور لے آؤ تم اُنکو اس لئے کہ ہلوگون نے دیکھا کہ ناگہان ایک شخص آیا اور حضرتؐ کا ہاتھ پکڑ کر کے پہاڑ کے اوپر لے گیا اور سلایا اُنکو اور اُنکے شکم مبارک کو چاک کیا صریح نہین جانتے ہین کہ اُنکا کیا حال ہوا حلیمہ دائی اور اُنکے شوہر یہ حال سُنکر پریشان اور حیران سر پیٹتے ہوئے اِنکی تلاش مین نکلے جب اِنکے پاس پہونچے تو دیکھا کہ پہاڑ پر آپ بیٹھے ہین اور آسمان کو دیکھ رہی ہین حضرتؐ حلیمہؓ کو دیکھکر تبسم فرمانے لگے حلیمہؓ نے سر اور آنکھ کو آپ کے بوسہ دیا اور پوچھا کہ اے جان من یہ کیا حالت تمھاری ہوئی آپ نے قصہ شق صدر بیان فرمایا یار و اسوقت کچھ اشعار مؤلف کی زبان پر آگئی دل سے سنئیے

ما بُلبلیم نالان گلزار ما محمد	ما نرگسیم حیران دیدار ما محمد
قمری بسرو ناز و بلبل بگل فریبد	ما عاشقیم بیدل دلدار ما محمد
از خویشتن ندانم جز این قدر کہ دانم	ما قطرہ ایم و بحر زخار ما محمد
ما را غم جدائی روز جزا نباشد	باشد چو روز محشر سردار ما محمد
اے نصر بر زبانم جز نام او نیاید	ما طوطیم خوش گو گفتار ما محمد

دیگ

ما تشنہ ایم وآب حیوان ما محمد	ما عاشقیم وخستہ جانان ما محمد
باشد شبے چو یارب مہمان ما محمد	اندر تمام عمرم معراج خویش دانم

قصہ شق صدر کا

پس ابونعیم اور ابن عساکر شداد بن عوف سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب ہم تھے بنی شیث مین اپنے دودھ بھائیون کے ساتھ
یک جنگل مین تو اچانک دیکھا ہمنے تین آدمیون کو کہ سونے کا طشت لئے ہوئے ہین
اور اُسمین برف بھرا ہوا تھا اور کسی کے ہاتھ بعض روایت کے موافق صراحی
چاندی کی تھی اور طشت زمرد سبز کا جو برف سے بھرا ہوا تھا اُنکے ہاتھ مین دیا
پھر ہمکو آہستہ سے لیکر زمین پر گرا دیا جسکو دیکھکر ہمارے دوست سب بھاگ کر
گھر گئے اور سب کو خبر دیا اس درمیان مین ہمارے سینے کو آخر انتڑی تک پھاڑ ڈالا
مگر ہمکو کچھ درد نہین معلوم ہوا پھر اُسنے ہماری انتڑی کو صاف کیا اور اچھی طرح سے
دھویا پھر دوسرا آدمی اُٹھا جوف مین میرے ہاتھ ڈالا پھر میرے قلب کو
باہر نکالا اور ہم اُسکی طرف دیکھتے تھے پھر پھاڑا اُسکو اور باہر لایا اس سے ایک
مضغہ سیاہ اور کہا کہ یہ نصیب شیطان کا تھا پھر بھر دیا کسی چیز کو جو کہ اُسکے ہاتھ مین
تھی راوی لکھتا ہے کہ حضرت حلیمہ دائی اور اُنکے شوہر نے بعد شق صدر کے
یہ مشورت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عبد المطلب آپ کے دادا کے پاس
لیجا کر پہنچا دیوین جب مکہ معظمہ چلے تو راستے مین بسبب قضائے حاجت کر

حلیمہ کسی طرف چلی گئین پھر کر جو آئین تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین پایا
ہر چند کہ تمام وادی اور پہاڑون مین تلاش کیا مگر آپ کا پتا نہین ملا حلیمہ رض
بزبان حال گویا اس شعر کے مصداق ہو رہی تھین

چارہ ساز بیکسان بیکس ہون مین
آرزو مند درِ اقدس ہون مین

رحم کر رحم اے کریم بیکسان
چھوڑ کر یہ آستان جاؤن کہان

ہون پیاسا شربت دیدار کا
تجھ سوا ہے کون مجھ بیمار کا

گو برا ہون یا بھلا جیسا ہون مین
سگ ترے ہی در کا کہلاتا ہون مین

فکر رہتی ہی مجھے یہ روز و شب
روز محشر ہونگے سب جسدم طلب

کوئی اُٹھا بادۂ وحدت سے مست
کوئی پونہچا ساغر خلت بدست

کوئی اپنے زہد پر نازان چلا
کوئی اُٹھکر جھاڑتا دامان چلا

یان تو مین ہون اور دل مایوس ہے
شرم ہے اور حسرت و افسوس ہے

دستگیرا دستگیری کیجیے
آبرو میری وہان رکھ لیجیے

ہان طبیبِ مہربان بیمار ہون ۔ درد ہجران سے بہت لاچار ہون
آتشِ دوری جلاتی ہی مجھے ۔ اور تپِ ہجران ستاتی ہی مجھے
ہجر مین ایسا نہ ہو یا شاہ دین ۔ ہند کا ہو جاؤن مین رزقِ زمین
رحمتِ عالم خدا کے واسطے ۔ اپنے حسنِ دلربا کی واسطے
چار یارِ باصفا کے واسطے ۔ اہلبیتِ مجتبے کے واسطے
آس مجھ رنجور کی مت توڑئے ۔ تشنہ کو محروم یون مت چھوڑئے
ہجر مین اتک جو گذری زندگی ۔ زندگی سے ہی مجھے شرمندگی
آستانے پر بلا لیجے مجھے ۔ وصل کا ساغر پلا دیجے مجھے
رات دن ہوتا رہے بس برملا ۔ عمر بھر نظارہ اُس درگاہ کا
در کو تکتے تکتے ہو جاؤن ہلاک ۔ وان کی خاکِ پاک سے ملجاے خاک
نامِ نامی پر ہو حسنِ اختتام ۔ خاتمہ ہے نام اِس کا والسلام

بالآخر حلیمہ کہتی ہین کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ڈھونڈھا اور
نہین پایا تب ناامید ہوکر سر پیٹنے لگی اور یہ کہتی تھی وا محمداہ وا ولداہ اسی حالتین
اچانک ایک ضعیف مرد کو دیکھا کہ ہاتھ مین عصا لیے ہوئے میرے پاس آتے ہین
اور پوچھا کہ اے نیک بخت کیا ہوا کہ تو چلاتی ہے اور روتی ہے حلیمہ نے کہا کہ
محمد بن عبدالمطلب کہ مدتون اُنکو مینے دودھ پلایا ہے اب مین نے چاہا تھا کہ اُنکی
مان کے حوالے کر آؤن کہ اسوقت اتفاق سے گم ہو گئے اُس پیر مرد نے کہا
کہ تم مغموم مت ہو ہم اُسکو بتائے دیتے ہین جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پتہ جانتا ہے
اگر وہ چاہے تو تمکو اُس تک پہونچا سکتا ہے۔ حلیمہ نے خوش ہوکر کہا کہ قربان ہمارے
مان باپ تمپر جلد بتاؤ وہ کون بزرگ ہین پیر ضعیف نے کہا کہ وہ بڑا بُت جسکا
نام ہبل ہے وہ بڑا عالی قدر ہے وہ جانتا ہے کہ فرزند تیرا کہان ہے حلیمہ نے کہا
کہ کیا تو نے نہین دیکھا ہے یا نہین سنا ہی کہ جس شب کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پیدا ہوئے اُس رات کو بتون پر کیا مصیبت پہونچی کہ سب بُت اوندھے
ہوکر گر گئے اور شرمندہ اور شکستہ ہوئے مگر وہ ضعیف زبردستی ہمکو ہبل
بڑے بُت کے پاس لیگیے اور اُسکے گرد طواف کیا اور میرے قصہ کو پیش کیا جب
جب ہبل بُت نے یہ سُنا تو سرنگون ہوکر گر گیا اسی طرح جتنے بُت وہان تھے
سب کے سب گر گئے اور اُن تینون کے پیٹ سے یہ آواز آتی تھی کہ اے پیر
دور ہو میرے آگے سے اور اس بزرگ کا نام اس جگہہ مت لو کہ ہلاک
بتون کا اور بُت پرستون کا اُسی کے ہاتھ سے ہے اور اُسکو کسی کے ہاتھ سے
نقصان نہین ہوگا خدا اُسکا مہربان ہے حلیمہ کہتی ہین کہ ہم عبدالمطلب کے پاس آئے

کہ خبر دین جب عبد المطلب سے تنہا ہمکو دیکھا تو کہا کیا حال ہے تیرا کہ تو مغموم ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے ساتھ نہیں ہین حلیمہ نے کہا کہ اے عبد المطلب مینے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھی طرح سے پرورش کیا اور مین لاتی تھی تمہارے پاس کہ قضائے حاجت کے سبب مین اُس سے جُدا ہوئی جب مین آئی اُنکے پاس تو نہ پایا اُس مقام پر اُنکو عبد المطلب نے جب یہ سُنا تو روتے پیٹتے کوہ صفا پر آئے اور پکارا کہ اے قریش و یا آل غالب سب قریش متفق ہوئے اور جمع ہوئے سب نے پوچھا کہ کیا ہوا اے ہمارے رئیس عبد المطلب اُنھون نے جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گُم ہو گئے اِسکے سُنتے ہی عبد المطلب اِنکے دادا اور تمام قریش آپ کی تلاش مین سوار ہوئے اور تمام مکہ مین ادھر اور نیچے پہاڑون پر تلاش کئے گئے مگر آپ کا پتا نہین ملا تب عبد المطلب مسجد حرام کے اندر گئے اور طواف کیا اور دعا مانگی گویا اس شعر کی مصداق تھی ۹

مثنوی

ای خدا ساز ندۂ عرش برین	شام را دادی تو زلف عنبرین
قادرا قدرت تو داری بر کمال	انت ربی انت حسبی ذو الجلال
جان و تن پروردۂ احسان تست	بے عوض بندہ نوازی شان تست

۹ بحوالہ کہ در فتم بجرم دیدم بودہ / کہ بود دم کردی کہ دوستان نظارہ آتی / ہر مین ... / کہ دراو حواب کردی تو ... / ... / کہ با ... / ۱۲

سیّد و سرور محمد نور جان	بہتر و مہتر شفیع مجرمان
کیمیا داری تو تبدیلم کنی	مس مارا زر خالص تر کنی

اٰتِنَا فِیْ دَارِ دُنْیَا مَا حَسَنْ — اٰتِنَا فِیْ دَارِ عُقْبیٰ مَا حَسَنْ

چون عنایاتت شود با ما مقیم	کے بود بیمے ازان شیطان رجیم

دیگر اشعار اردو فارسی

ای جانِ جہان تا چند طیم۔ دکھلا دی موہے ٹک اپنی جھلک

یک دم زر و دا زیا دمرا۔ تو را چندر سا مکھ توری بکھری الگ

یارا کہ بدر دِ تمنّایت مورے نینا ہین روت بلک بلک

آن زلف سیاہ فروغ رخت جیسے کالی گھٹا دامن کی دمک

خوبان فگن بر من نظرے تو جاے نکس مورے جیا کی کسک

ہر چند کنم تدبیر وے۔ نہین جاوت ہے مورے ہردے کی کسک

القصہ چو مرغ بریدہ گلو۔ تڑپون کلپون تم بن کب تک
بگرفت متاع دل و دینم۔ مو ہی کیسے گئے تم بھول بھٹک
یا شاہِ رُسل کہ بدرگاہت۔ ہین سیس دھرے سب جن و ملک
لطفے کہ غلام سگت احسن۔ اب جا پہونچ توری دوارے تلک

راوی لکھتا ہے کہ جب عبد المطلب نے حرم محترم مین خداے پاک سے دعا مانگی تو ہاتف غیب سے آواز دی کہ اے گروہ آدمیون کے مت غم کھاؤ کہ خداوند عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار ہے اونکو ہرگز نہ چھوڑے گا اور نہ تکلیف دے گا عبد المطلب نے بہت الحاح سے کہا کہ ندا کرنے والی بتاؤ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان ہین آواز دی کہ
کہ وادی تہامہ مین ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہین

ای ختم رُسل کعبہ مقصود توئی	در صورت ہر چہ ہست موجود توئی
آیات کمال حق عیانست بتو	آن ذات کہ در پردہ نہان بود توئی

الغرض عبد المطلب نے جب یہ آواز سنی تو وادی تہامہ کی طرف دوڑ کر گئے دیکھتے ہین کہ آپ درخت کے نیچے پتّی چُن رہے ہین عبد المطلب نے

پوچھا کہ اے لڑکے تم کون ہو اور تمھارا کیا نام ہے حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا نام محمد ہے اور مین بیٹا عبداللہ کا ہون اور وہ بیٹا عبدالمطلب کا ہے عبدالمطلب نے بہت خوش ہوکر کہا کہ قربان ہماری جان تمپر ہم ہی تمھارے دادا ہین یہ کہکر اپنی سواری پر بٹھلا لیا اور مکے مین لایا پھر عبدالمطلب نے مکے مین آکر کے بڑی خوشی مین سونا چاندی مسکینون مین تقسیم کی اور حلیمہ دائی کو بہت انعام و اکرام دیا اور قبیلہ بنی سعد مین گھمایا

شعر

مژدہ ای رحمت حق ہمکو سنانے والے
مرحبا آتش دوزخ سے بچانے والے

ہو درود آپ پہ معراج کے جانے والے
آن کی آن مین پھر لوٹ کے آنے والے

رنج سے فکر سے آفت سے بلا سے غم سے
آپ ہین امت عاصی کے بچانے والے

آپکی ذات مقدس ہوئی فخر عیسیٰ
ہین غلام آپکے مردون کے جلانے والے

جتنے اللہ نے بھیجے ہین نبی دنیا مین
تیری آمد کی خبر سب ہین سنانے والے

باب بیان ہین کفالت عبدالمطلب کی

صاحب مدارج النبوۃ نقل کرتے ہین کہ آپ پانچ سال کے تھے اور بروایت بعض

چھہ سال کے تھے کہ حضور کی والدہ نے سفر مدینۂ منورہ کیا جب مدینہ سے لوٹین تو راہ مین ایک مقام پر جسکو ابوا کہتے ہین انتقال فرمایا اور بعض کے نزدیک قبر اُن کی مکہ معظمہ مین معلا کی جانب ہے تو اب احتمال ہہ کہ نعش آپکی ابوا سے مکہ مین آئی ہو پھر آپ کے دادا عبد المطلب پرورش کرتے رہے جب آپ دس برس کے ہوئے تب عبد المطلب نے بھی انتقال کیا بعض روایت مین آیا ہے کہ آپ کی عمر آٹھ برس یا نو برس کی تھی جبکہ دادا نے انتقال کیا مگر عبد المطلب نے اپنے مرنے سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ہمارا وقت آخر ہی تم اپنے سب چچاؤن مین سے ایک کو اختیار کرلو کہ بعد میرے تمھاری خدمت کری پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب اپنے چچا کو پسند کیا چنانچہ ابوطالب نے آپ کی بڑی حفاظت کی بغیر آپ کے کھانا نہین کھاتے تھے آپ جب گھر جاتے تب بھی ساتھ رہتے تھے اور جب باہر آتے تھے تب بھی ساتھ آتے الغرض عاشقون کی طرح سے آپ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے یہانتک کہ آپ جوان ہو گئے

تیری فرقت بر سر بیداد ہے
یا نبی تجھ سے مری فریاد ہے

ہر رگ و پے مین سمایا ہے جو تو
ہر نفس ہر آن تیری یاد ہے

شکر ہی تیری محبت کا شہا
دل جو ویرانہ تھا آباد ہے

یارسول اللہ یا خیرالورا	عشق کا یہ سید الابرار ہے
غریق بحر عصیان ہون اغثنی یارسول اللہ تری جا ہون پہ گر چلتے تو یون گمراہ ہوتے ہم	اسیر دام شیطان ہون اغثنی یارسول اللہ خجل ہون اب پشیمان ہون اغثنی یارسول اللہ

اے ترک سوار نواح عرب احمد نگری بتلا دینا

کس رنگ مین ہے وہ حبیب مرا کوئی وانکی کھبر یا لا دینا

رتیان سگری دن تو بھی اب رین گذارون مین کیسے

اب ہی تم بنا کل نہ ہین پڑے کسی صورت درس دکھا دینا

رات اندھیری موج کٹھن دریا مین بھنور لہرات ہے

ای کھیوٹ پیارے محمد ہو موری نیا پار لگا دینا

کیون آئے تھے اور کیا کر کے چلے سب قول قرار کو بھول گئے

سب ہم تو بگاڑ چلے مولے تمھین بات ہماری بنا دینا

بیان سفر بصرہ اور معجزات کا

حضور نے بارھوین سال کے عمر مین اپنے چچا کے ساتھ سفر کیا راستے مین ایک بہت بڑا عالم بحیرا نام قوم نصرانی کا جو رات دن عبادت مین اللہ کی رہتا تھا اور ایک گاؤن مین عبادتخانہ تیار کر رکھا تھا ملا چونکہ کتب توریت اور انجیل مین تعریف اور نشانیان پیغمبر آخرالزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ دیکھ چکا تھا اس لیے اُسی عبادت خانہ سے جو راہ پر تھا نکلکر ہر قافلۂ قریش سے جو اُس راہ سے گذرتا تھا نشانی پیغمبر کی دریافت کیا کرتا تھا جب اُس کو کوئی پتہ نہ ملتا تھا تو پھر اُسی صومعہ مین جا کر بیٹھ رہتا تھا اتفاق سے ایکمرتبہ آپ ابوطالب کے ساتھ اُسی درخت کے نیچے جو اُس عبادتگاہ کے متصل تھا تشریف لائے اور بیٹھے تو بحیرا نے دیکھا کہ یک ابر سیاہ قافلہ کے ساتھ ہے جب آپ درخت کے نیچے بیٹھے تو وہ ابر سیاہ وہان پر ٹھہرا بحیرا اس حال کے دیکھنے سے متعجب ہوا کہ نشانی نبوت کی اس قافلہ مین سے کسی شخص کے ساتھ ہے پھر اُسنے تمام اہل قافلہ کی دعوت کی اور ایک ایک شخص کو اُس درخت کے نیچے سے اُٹھا اُٹھا کر مکان مین لیجاتا تھا تمام اہل قافلہ گئے مگر حضور نہین تشریف لیگئے بحیرا نے دیکھا کہ ابر درخت کے اوپر اُسی طرح سے ہے۔ پھر پوچھا کہ تم لوگون مین سے اب تو کوئی شخص نہین باقی رہا جو اس مجلس مین حاضر نہین ہے چونکہ ابوطالب منزل گاہ پر حضور کو

چھوڑ آئے تھے لہذا اہل قافلہ نے بیان کیا کہ ایک لڑکا نہین آیا ہے
تب اُس درویش نے حضور کو بھی اُس مجلس مین بُلایا جب آپ تشریف
لیچلے تو سایہ ابر کا جو درخت کے اوپر ٹھہر گیا تھا وہ آپ کے ساتھ ساتھ آیا
سب کے سب سونچ مین آگئے اور شیخ عبد الحق صاحب اسی موقع پر یہ بھی
فرماتے ہین کہ راویون نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ جب قافلہ عقبۂ جبل پر پونہچا
تو اُس درویش نے یہ بھی سُنا کہ ہر درخت اور ڈھیلون سے آواز آتی تھی
کہ السلام علیک یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور بحیرا نے مہر نبوت کو
آپ کے شانہ مین اُسی طرح سے دیکھا جس طرح سے کہ توریت مقدس
مین دیکھا تھا پھر بحیرا نے مہر نبوت کا بوسہ دیا اور آپ پر ایمان لایا اور
تصدیق کی۔ محققین لکھتے ہین کہ قبل از ظہور نبوت کے جو لوگ ایمان
لائے ہین اُنمین سے یہ بھی ہین جیسے حبیب نجار اسی واسطے ورقہ بن نوفل کو
صحابی کہنا زیادہ مناسب ہے کہ ابتدائے نبوت مین ایمان لائے تھے
اور اسی زمانے مین سات آدمی روم سے آپ کے شہید کرنے کے
خیال سے آئے تھے اِسی لئے بحیرا نے ابوطالب کو وصیت کی تھی کہ
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہی ہین تمام کتب آسمانی سے نشانی آپ مین
پائی جاتی ہے اور کہا کہ یہود شہید کردین گے مُلک شام نہ لیجائیے چنانچہ
ابوطالب بصرے مین اسباب بیچکر مکہ واپس آئے

نظم

اشعار نعتیه

مرحبا سید مکی مدنی العربی — دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقبی

من بیدل بجمال تو عجب حیرانم — الله الله چه جمالست بدین بوالعجبی

چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر — ای قریشی لقب و هاشمی و مطلبی

نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را — زانکه از عالم و آدم تو چه عالی نسبی

ما همه تشنه لبانیم و توئی آب حیات — رحم فرما که ز حد می گذرد تشنه لبی

شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت — بمقامی که رسیدی نرسد هیچ نبی

ذات پاک تو که در ملک عرب کرده ظهور — زان سبب آمده قرآن بزبان عربی

نخل بستان مدینه ز تو سرسبز مدام — زان شده شهرهٔ آفاق بشیرین رطبی

نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم — زانکه نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

عاصیانیم ز ما نیکی اعمال مپرس — سوی ما روی شفاعت بکن از بی سببی

بر درِ فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز	رومی و طوسی و ہندی یمنی و عربی
سَیِّدِیْ اَنْتَ حَبِیْبِیْ وَطَبِیْبُ قَلْبِیْ	آمدہ پیش تو قدسی پئے درمان طلبی

روایت ہے کہ ایکمرتبہ ابوطالب نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تاجران مکہ ملک شام تجارت کے لیے جانے والے ہین اور ہمارے پاس روپیہ جو تھا وہ سب صرف ہوگیا۔ خدیجہ بنت خویلد بڑی امیرکبیر ہے وہ تجارت کے لیے لوگون کو بطریق مضاربت کے دیتی ہے تم بھی اُس سے مال طلب کرو اور جاؤ کہ اللہ تعالے اس وسیلے سے مال عنایت کرے مسلمانو آگاہ ہو جاؤ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہرت امانت مین دیانت مین تقوی مین قبل از ظہور نبوت تمام عرب مین مسلم تھی چنانچہ مکہ مین آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امین کے نام سے مشہور تھے خدیجہ نے خود ہی ایک شخص کو آپکے پاس بھیجا کہ قافلہ ملک شام جاتا ہے اگر آپ تجارت کو جائیے تو ہم مال دینے کو تیار ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد مشورت ابوطالب کی قبول فرمایا خدیجہ نے اپنے غلام کو جس کا نام میسرہ تھا اور اپنے ایک عزیز کو جنکا نام خزیمہ تھا آپ کے ہمراہ کیا جب آپ بصرہ مین پہنچے تو متصل عبادت خانۂ نسطور آئی درویش کے ایک درخت تھا کہ اُسکے سایے مین آپ بیٹھ گئے اُس درویش نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھکر فرمایا کہ یہ نبی معلوم ہوتا ہے کیونکہ قبل اسکے وہ درخت بے پھل تھا اور خشک پڑا ہوا تھا ایک پتی اسمین نہین تھی

یکایک درخت سرسبز ہوگیا اور پتی سب ڈالیون مین آگئی اور میوہ بھی اُسمین آگیا نسطورا نے دوڑکر حضرت کو قسم دیکر پوچھا کہ تم کون ہو اور یون پوچھا کہ اے شخص ہم قسم دیتے ہین تمکو اپنے لات اور عزیٰ بتون کی بتاؤ کہ تم کون ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتون کا نام سُنا تو کمال جلال اور قہر سے فرمایا کہ دور ہو میرے سامنے سے اور مرجاے تیری مان بتون کی قسم مجھے دیتا ہے راوی لکھتا ہے کہ اُسوقت نسطورا کے ہاتھ مین یک کتاب تھی اُسکو دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ قسم ہے خدا کی جسنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس انجیل بھیجی کہ یہ وہی شخص ہے جس کا ذکر انجیل مین ہے یعنی یہ پیغمبر آخر الزمان ہین القصہ آپنے کل اسباب کو بصرہ مین فروخت کیا اور شام نہین گئے مگر نفع اس کی برابر ہوا جب آپ مکہ مین تشریف لائے تو اُسوقت دوپہر کا وقت تھا حضرت خدیجہ اپنے کوٹھے پر بہت سی عورتون کے ساتھ بیٹھی تھین دیکھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہین اور دو جانور پرندہ آپ کے سر پر سایہ کئے چلے آتے ہین اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ دو فرشتے بصورت جانور کے آپ کے اوپر سایہ کرتے تھے خزیمہ غلام حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا اور آپ کی قرابت کے ایک شخص نے جو کچھ کرامات اور خرق عادات دیکھی تھی حضرت خدیجہ سے بیان کئے حضرت خدیجہؓ کے دل مین حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بڑی عظمت آئی اور دل مین یہ آیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقد نکاح کی درخواست کرین حضرت خدیجہ مکہ مین تمام عورتون سے شریف اور مالدار اور فہیم تھین

اس لیے اکثر اہل عرب درخواست عقد کی کرتے تھے مگر یہ نہ قبول کرتی تھین
آخر خود حضرت خدیجہؓ نے ایک عورت کو پوشیدہ آپ کے حضور مین واسطے
استمزاج نکاح کے بھیجا چنانچہ ایک عورت بہت عاقل تھین کہ حضور مین
گئین اور پوچھا کہ آپ کو کس چیز نے روکا ہے کہ آپ عقد نہین کرتے ہین
ارشاد ہوا کہ ساز وسامان موجود نہین ہے اسکے جواب مین اُس عورت
نے کہا کہ اگر عورت صاحب جمال وصاحب مال وشریف خاندان ہو اور بھی ایسی
عورت ہو کہ تمام مصارف نکاح کو اپنے ذمے لیلی فرمایا کہ ایسی کون عورت
ہی اُس دایہ نے کہا کہ خدیجہ بنت خویلد آپ کو پسند کرتی ہین اگر آپ فرماوین
تو خدیجہ کو خبر دیجاوے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول کیا ہے آپ نے
فرمایا کہ اچھا حضرت خدیجہ کو اسبات کی خبر دی گئی وہ بہت خوش ہوئین
اور اپنے چچا عمرو بن اسد کے پاس بھیجا کہ آوین اور انتظام کرین اور طرفین
سی قبول کراوین آدھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا
ابوطالب اور حمزہ علیہ السلام اور دوسرے چچاؤن کو اور ابوبکر اور
روساے شہر کو بلایا وہ سب حاضر ہوئے اور حضرت خدیجہ کے مکان پر
جا کر نکاح ہوا مذہب صحیح یہ ہے کہ حضرت خدیجہ کے والد کا انتقال ہو چکا تھا
بہر کیف ابوطالب نے خطبہ بلیغ پڑھا کہ جس کا ترجمہ یہ تھا تعریف اور شکر
اُس خدا کو جسنے ہم لوگون کو فرزندان ابراہیم علیہ السلام اور فروع اسمعیل علیہ السلام
کیا اور ہمکو اصل معد اور مضر سے باہر لایا اور نگاہبانان بیت اللہ اور پیشوایان
حرم سے کیا اور اپنے گھر کی خدمت ہماری ساتھ متعلق رکھی کہ آدمی اطراف وجوانب سے

بقصد زیارت کے آتے ہین اور ہمکو ایک حرم عنایت فرمایا کہ اِس جگھہ مجرم آکر چھپتے ہین اور ہمکو حاکم مکہ کا بنایا ہے اُسکے بعد بھتیجا ہمارا کہ محمد بن عبداللہ ہے جس کا نظیر قریش مین کوئی شخص نہین ہے اِسی طرح سے اور بہت عبارت تھی پھر حضرت خدیجہ کے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل نے اُٹھکر حضرت خدیجہ کی طرف سے خطبہ پڑھا پہلے اپنے خاندان اور خدا کی بہت تعریفین کین بعد اُسکے حضرت خدیجہ کے منسوب ہونیکا ذکر کیا تمام قوم راضی اور خوش ہوئی

اشعار

اُحسُّ شوقاً الیٰ دیارٍ لقیتُ فیہا جمالَ سلمیٰ | کہ میرساند ازان نواحی نوید وصلش بجانب ما
بوادیِ غم منم فتادہ زمام فکرت زدست دادہ | نہ بخت یاور نہ تن توانا نہ عقل رہبر نہ دل شکیبا
زہے جمالِ تو قبلۂ جان حریم کوئے تو کعبۂ دل | فَاِن سَجَدْنا اِلَیکَ نَسجُدُ وَاِن سَعَینا اِلَیکَ نَسعیٰ

دیگر اشعار

دکھا دے ہمکو جمال اپنا مین جان بلب ہون یہ حال کیا ہے
یہ خاکسارون سے رنج کیسا یہ بیکسون سے ملال کیا ہے
اُٹھا نہ در سے تو اپنے مجکو مین تیرا عاشق ہون جان گئے گذرا
کبھی نہ چھوڑون گا در کو تیرے تمھارے دل مین خیال کیا ہے

تمھارا رُخسار حق نما ہے یہ آئینہ ہے جمال حق کا
کہ جسنے دیکھا ہے تمکو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہے

دیگر اشعار

سر سوہت ہی لٹ ہٹ پگیا
چلو دیس سکھی قوسین ادنیٰ
جب اوڑھ کملیا آوت ہی
چھین لیت ہے من موہنا
انکھین وہ رسیلی مدہ کی بھری

یثرب کا بانکا سانوریا
یثرب کا بانکا سانوریا
مکی مدنی کہلاوت ہے
مکی مدنی کہلاوت ہے
مازاغ کا سرمہ ہین وہ بھرے

اشعار

مین وہ گناہگار ہون سبکی نظر مین خوار ہون
کٹی گناہون مین عمر ساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
کفن سے منھ کو چھپائے آیا گنہ کا توشہ مین ساتھ لایا
طفیل حضرت علی کا لو بھنور سے کشتی مری خدارا

سچے حبیب کبریا میری طرف کو دیکھنا
کمال تجھسے ہے شرمساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
کڑی ہی منزل ہی بوجھ بھاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
گئی ہی پتوار ٹوٹ ساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

مسافران سرای فانی اسبب سوئے کہ پھر نہ جاگے	سرہانے آکر اجل پکاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

اے مسلمانو آگاہ ہو کہ جب سن مبارک آپ کا چالیس برس کا ہوا تو
وحی کی ابتدا ہوئی چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب آسمان سے
وحی لائے تھے تو وہ دوشنبہ کا دن تھا اسی لیے دوشنبہ کی بڑی
فضیلت ہے کہ اسی دن مین ابتداے وحی ہوئی اور اسی دن آپ
پیدا ہوئے ہین اور ہجرت کا دن بھی یہی تھا اور مدینہ پہونچنے کا دن بھی
یہی تھا اور فتح مکہ اور وفات سب کچھ اسی دن ہوا الغرض جب وحی کے آثار
نمایان ہونے لگے اور وحی کے آمد آمد کا زمانہ نزدیک پہونچا تو محبوب کیا گیا
آپ کی طرف خلوت اور گوشہ گیری خلق سے پس آپ خلوت مین بیٹھتے تھے
یہان تک کہ کوہ حرا اور جبل نور پر جا کر عبادت کرتے تھے المختصر پہلے روز
جو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو کرسی پر بیٹھے تھے اور کرسی
آپکی معلق تھی درمیان آسمان اور زمین کے دوسری مرتبہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام جو تشریف لائے تو بطور معانقہ کے اپنے سینے سے ملایا اور دبایا
اور کہا کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ یعنی پڑھ اپنے رب کا نام
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت تعجب ہوا کہ یہ کیا بات تھی اور عرق
عرق ہو گئے اور ایک قسم کی ہیبت آپ پر طاری ہوئی گھر مین تشریف
لائی اور حضرت خدیجہ سے فرمایا کہ کملی اُڑھا دو حضرت خدیجہ نے تسکین دیا
اور ورقہ بن نوفل کے پاس گئین چونکہ وہ توریت بہت جانتا تھا اُسنے کہا
کہ یہ نشانی نبی ہونے کی ہے اگلے انبیا علیہم السلام پر بھی یون ہی وحی آئی

کرتی تھی الغرض اب احکام آسمان سے آنا شروع ہوئے حضرت جبرئیل
علیہ السلام کبھی بصورت دحیہ کلبی کے آتے تھے اور کبھی اپنی صورت پر
آتے تھے وحی کے وقت ایک آواز گُن گُن کی سی آتی تھی اب جب
احکام شروع ہوئے تو قوم نے مخالفت پر کمر باندھی اور طرح طرح سے
حضور کو تکلیف دینا شروع کی ہرچند کہ معجزاتِ کثیرہ دیکھتے تھے مگر ایمان
نہین لاتے تھے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
آپ کے جسم کا سایہ نہین تھا جب ہمراہیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو جیسے حضرت بلال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ کو
قوم تکلیف دینے لگی تو آپ نے مدینہ منورہ کو ہجرت کی جب آپ حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ساتھ لیکر مخفی طور سے چلے تو رؤسائے
مکہ نے اشتہار دیا تھا کہ جو شخص حضور کا سر مبارک کاٹ کر لاوے اس قدر
انعام پاوے چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ایک سوار جا پہونچا تو حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرا گئے آپ نے تشفی دی اور فرمایا کہ اے
زمین پکڑ بے اس کافر کو جو ہم لوگون کو پکڑنے آتا ہے زمین نے پکڑ لیا
اور کمر تک وہ شخص دھنس گیا تب اُس سوار نے کہا کہ ہم ایمان لاتے ہین
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو چھوڑ دو جتنے لوگ کہ پیچھے آپکو پکڑنے آتے ہین
سب کو واپس لیجاؤنگا اہل مدینے کا حال سنئے کہ وہان گلی گلی بڑی خوشی
ودھوم مچی ہوئی تھی اہل مدینہ ایک ٹیلہ پر جا جا کر قریب دوپہر تک انتظار مین

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹھہرے رہتے تھے ایک دن بعد انتظار بسیار انصار اپنے اپنے مکان پر چلے گئے اور آپ دوپہر کو تشریف لائے ایک یہودی وہان کھڑا دیکھتا تھا آپ کے حسن وجمال وعلامات نبوت کو دیکھکر سمجھ گیا کہ یہی پیغمبر آخر الزمان ہین قبیلۂ انصار مین جاکر خبر دی کہ اس وقت مقصود تمھارا آپہونچا مسلمانان ہتھیار لگا کر آپ کے استقبال مین بڑے جاہ وجلال سے شہر سے بڑی خوشی کرتے نکلے اور مقام حرا پر جاکر ملاقات کی اور مبارکباد کہا ہر لڑکے اور جوان اور عورت اور مرد کے دہنہ مین تھا کہ جاء رسول اللہ جاء نبی اللہ لکھا ہے کہ جنگلی جانور بھی جنگلون مین خوشی مین اوچھل اور کود کر رہے تھے لکھا ہی کہ منجملہ انصار پردہ نشین عورتون نے اپنے گھرون مین اور اپنے گھر کے دروازے پر اور اپنے کوٹھون پر اور گلیون مین خوشی مین یہ شعر پڑھا کرتی تھین

شعر عربی

طلع البدر علینا	من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا	ما دعا للہ داع

اور بعض روایت مین یہ شعر بھی ہے

اَیُّھَا الْمَبْعُوثُ فِیْنَا	جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

بہت لوگ اس زمانے کے یہ دو شعر بھی پڑھتے ہین

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْنَا	لِلزِّیَارَۃِ قَاصِدِیْنَا
اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا	وَاخْتَفَتْ مِنْہُ الْبُدُوْرُ

پھر ہر شخص نے انصار مین سے یہ تمنا حضور سے ظاہر کی کہ ہمارے مکان پر تشریف لے چلئے آپ نے فرمایا کہ اونٹنی جاتی ہے جسکے دروازہ پر بیٹھ جای گویا اس شعر کے مصداق ہوئے

رشتہ در گردنم افگندہ دوست	می بردہر جا کہ خاطر خواہ اوست

قوم اپنے عمامہ کو بانسون مین باندھ کر آگے آگے بطور علم کے لیے چلتے تھے اب خلقت ہے کہ چلی آتی ہے اور مسلمان ہوتے چلے جاتے ہین یہودیون نے پہلے ہی غل مچانا شروع کر دیا تھا کہ نبی آخر الزمان کے ظہور کا وقت ہے اسلئے لوگون کو زیادہ یقین ہو گیا مگر جب حضور تشریف لائے اور لوگ مسلمان ہونے شروع ہوئے تب یہودیون کو حسد شروع ہوا اور عداوت کرنے لگے۔

موسے پیت کا وعدہ کرکے پیا کیون پیت نبھانا چھوڑ دیا
وہ مہر کی انکھیان پھیر لیو کیون ہردم آنا چھوڑ دیا
ذرا درس دکھا کے بول سجن ترے بول کے واری سب تن من
اس چاہ نے کھویا سب جوبن اور اپنا بگانہ چھوڑ دیا
ہے اگم ندی منجدھار مین نا ؤ کچھ سوجھت ناہین آور نہ ٹھور
جیا کانپت ہے ڈولت نیا تم احمد پار لگا دینا

دیگر

اے شاہِ دو عالم نورِ خدا فتجل وجھک للقمری
ترے حسن و جمال پہ صل علی کہین حور و ملائک جن و پری
توری لیون بلیان مورے پیا توری دیکھن کو ترسے ہے جیا
واری واری مین تجھپہ شہا ارچشم عنایت کر نگری

بر شمع رخت پروانہ شدم در فرقت تو دیوانہ شدم

توری بتیاں پڑہون تو مدینے بلا مجھی بھاوت نہین بانگی نگری

شد چاک دلم از درد و الم گیو تن سے نکس جیا مورے پیا

فِی ہِجْرِكَ مِتُّ بِلَا اَجَلٍ كَيْفَ اَنْتَ لِحَالِيْ مَا تَدْرِيْ

مدت سی مدینے کا ہون طالب ہے عشق نبی دل پر غالب

چل بیٹھ مدینے مین آ کاتب اب تھوڑی رہی ساری گذری

دیگر

دل چھین لیا ایک جوان عربی نے
اُس مہر نبوت کی زیارت ہی نہوتی
کھویا ہی تھا مجکو مری دنیا طلبی نے
آدم کو کیا عرش پہ مسجود ملائک

مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے
کیا کام نکالا یہ مری بے ادبی نے
کیا خوب سنبھالا ہی رسول عربی نے
یہ رنگ دکھایا تری عالی نسبی نے

آدمؑ سے وہ بہتر ہی خدا کہہ نہین سکتے	مارا مجھے ای عشق تری بوالعجبی نے
طٰہٰ کے کرشمی مین تو یسین کے تبسم	قرآن کو سجایا ہے تری خوش لقبی نے

دیگر

گلزار مدینے کی تجکو قسم موری اتنی عرض پہونچا دے ذرا

کہ مین پہنچون نبی جی کے زیرِ قدم یہی آٹھ پہر ہی ہماری دعا

یہان اپنے بیگانہ کو دیکھ لیا کہ انھین مین ہی عادت جور و جفا

جہان شاہِ امم کی ہی رہنے کی جا اسی بیس مین پاتا ہون بوے وفا

نہ جلاویگی مجکو نارِ سقر ہوئی عمر گناہون مین گرچہ بسر

محشر کا نہین کچھ خوف و خطر مرے حامی ہین شافعِ روزِ جزا

یہی شوق ہی جی مین مرے ہر دم کہ مرون مین وہان کی خدا کی قسم

نہین منہ مدینے کا جینے سے کم کہ فنا مین بھی وہان کی ہی لطف بقا

ای بحر چلو اب اصل وطن تم دیکھہ چکے ہو یہان کا چلن
کرو باغ مدینہ کی سیر حرمین نہین اچھی ہی ہند کی آب و ہوا

بیان معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الخ مشکوۃ شریف
مین حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ فرماتے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ شب معراج مین بیت اللہ مین ہم مقام حطیم مین
تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا اور چاک کیا سینے کو اس طرح کہ بالائے
سینہ سے زیر ناف تک چاک کیا پھر نکالا ہمارے دل کو پھر ایک سونے کا
طشت لایا اور دھویا اُسمین ہمارے دل کو پھر رکھدیا اُسکو اُسی طرح سے پھر
ہمارے پیٹ کو دھویا زمزم کے پانی سے پھر اُسمین بھرا ایمان اور حکمت
بعد اُس کے لایا گیا آپ کے لیئے ایک بُراق کہ قد اُس کا خچر سے کم اور گدھے
سے اونچا اور رنگ اُس کا سپید تھا اور چال اُسکی ایسی تھی کہ پہلا قدم اُسکا
منتہائے نظر تھا مثلاً اگر دنیا کے ایک کنارہ پر قدم رکھے تو دوسرا قدم اُسکا
دوسری طرف دنیا کے ہوگا۔ الغرض آپ سوار ہوئے اور جبرئیل علیہ السلام بھی
ہمراہ چلے دوسری روایتون مین ہے کہ آپ جب مکے سے چلے تو پہلے
بیت المقدس پہونچے اور وہان حضور نے دو رکعت نماز ادا کی پھر وہان سے چلے

تو پہلے دروازۂ آسمان پر پونہچے دروازہ بند تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دربان آسمان اول کو آواز دی کہ کھولو دروازے کو آواز آئی کہ کون شخص ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ مین جبرئیل ہون پھر پوچھا کہ کون شخص تیرے ساتھ ہین فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھا دربان نے کہ کیا نبی اور رسول ہوکر آتے ہین اُس وقت فرشتون مین بڑی خوشی ہوئی اور اپنی بولی مین بولنے لگے کہ نعم المجیٔ یعنی کیا اچھا ہے آنے والا دروازہ آسمان کا کُھل گیا فرشتون کی مسرت پر راقم کو اشعار عاشقانہ حضرت مولانا شاہ محمد کامل صاحب ولیہ پوری یاد آلے

اشعار

سکھی رین سہاون دھوم مچی دلھن آوت ہین پیا کی نگری

ای صاحب رات بہت خوب ہے دھوم ہو رہی ہے کہ محبوب خدا آتے ہین خدا کے شہر مین۔

کر ٹھاٹ سنگ کا طیابھیں اجیاری بھئین سگری بکھری ۲

لیکر کے ساتھ اپنے ساٹھ ہزار فرشتے خدا کے بندے جبرئیل علیہ السلام محبوب کے صحن مین نازل ہوے

پگ دھرت ڈگر مہکت کیسر چمکت جل تھل پہ تھی سگری

قدم دھرتے ہوے راہ کو خوشبو دیتی ہے زعفران کی چمکتی ہے تری اور خشکی۔

الغرض جب دروازہ آسمان اول کُھل گیا اور حضور آسمان اول پر داخل ہوے تو ناگہان حضرت آدم علیہ السلام پر نظر پڑی حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے فرمایا کہ اب

سلام علیک سے کہئے کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام ہین تب
سلام کیا حضور نے جواب مین اُسکے حضرت آدم علیہ السلام نے
علیک السلام فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح
پھر چڑھے آپ آسمان دوم کی طرف وہان بھی دربان
نے روکا اور اُسی طرح سے حضرت جبرئیل علیہ السلام
سے باتین ہوئین جیسے پہلے ہوئی تھین پھر وہان دیکھا
حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو جو ہمشکل تھے دونون پر
سلام علیک کہا آپنے ان دونون تینون سے بھی علیک السلام
کہا اور کہا کہ مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح پھر تیسرے
آسمان کی طرف چڑھے یہان تک کہ وہان بھی دروازہ بند تھا
وہان کے دربان نے بھی اسی طرح سے کیا اور الفاظ خوشی کے کہا
پھر دیکھا آپنے حضرت یوسف علیہ السلام کو پھر آپ نے بھی
وہی جواب علیک السلام کہکر فرمایا کہ مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح
جب چوتھے آسمان پر آپ پہونچے تو وہان بھی دربان سے وہی
تقریرین ہوئین اور دروازہ کھلا حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے فرمایا کہ یہ حضرت ادریس ہین انکو آپ سلام کہئے اُنھون
نے بھی وہی جواب مین فرمایا جو سابق انبیاؤن نے کہا تھا
جب پانچوین آسمان پر تشریف لے گئے تو اُسی طرح سے
دربان اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے گفتگو ہوئی پھر آپ داخل

ہوئے اور حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر
اُسی طرح سے سلام کلام ہوا جیسے پہلے انبیاؤن سے
ہوا تھا جب چھٹے آسمان پر حضور پہونچے تو بعد گفتگو دربان
کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نظر پڑی تو حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے آگاہ کیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہین
ان کو سلام کہئے آپ نے سلام علیک کہا حضرت موسے
علیہ السلام نے علیک السلام کے بعد فرمایا کہ مرحبا بالاخ الصالح
والنبی الصالح پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت روئے
کسی نے پوچھا کہ آپ کیون روتے ہین فرمایا کہ ایک لڑکا بعد ہمارے
نبی ہوا مگر امت انکی جنت مین زیادہ ہے اُس سے کہ جو
پہلے داخل ہوئے پھر آسمان پر چڑھے تو وہان بھی بدستور
سابق دربان سے گفتگو ہوئی پھر نگاہ آپکی حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر پڑی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین انکو سلام علیک
کہئے آپ نے علیک السلام کہنے کے بعد فرمایا کہ مرحبا
بالابن الصالح و مرحبا بالنبی الصالح پھر آپ نے سدرۃ المنتہیٰ
کی سیر کی اور تمام مقامات بہشت اور دوزخ کی سیر کی
وہان سے حکم ہوا کہ پچاس وقت کی نماز تمھاری امت ادا کرے
جب آپ لوٹے تو حضرت موسٰے علیہ السلام نے فرمایا

کہ تمھاری امت سے اس قدر نہین ہوسکے گا پھر آپ
تشریف لے گئے اور عذر کیا باری تعالی سے کہ امت ہماری
ضعیف ہوگی قصہ مختصر گھٹتے گھٹتے دس وقت تک رہین پھر پانچ وقت
تک حکم رہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسمین بھی عذر کیا
آپ نے فرمایا کہ اب شرم آتی ہے کہ ہم حضور مین بار بار جائے
کے پھر جا کر کہین یہان تک کہ اس عالم مین واپس تشریف لائے
اب ماسکے حسب حال اشعار سنئے

اشعار

بطحا کو باشی من موہن جا عرش پہ آئے آنن مین
اب کاہے کہو نمین انے ری سکھی جو دھوم مچی کون مکانن مین
واللیل ہے تیری زلف دوتا والفجر ہی کھڑا چاندا یسا
کاہے سی بھلا ہو واکی ثنا جا کی صفت ہو قرآنن مین
سب لوح و قلم عرش و کرسی ساتون ہی فلک اور سارے نبی
تھی صل علیٰ کی دھوم مچی آتی تھی صدا یہ کانن مین

یٰسین و طٰہ کہہ کے صنم اور انا فتحنا دین و علم
اور کھل گیا تب تو سارا بھرم جب پہونچا لا کے مکانن مین

سر سوہت ہے لٹ پٹ پگیا لولاک لما کا چتر دھرا
چاند ایسا بدن واللیل لٹا والشمس کا کجرا کانن مین

جب من موہن وہ بول اٹھا مکھ پر سے پردہ کھول اٹھا
لولاک لما تب بول اٹھا اُس اُمی لقب کی شانن مین

پھر حور و ملک سب ایک سر جتنے تھی نبی اور روح بشر
ہمراہ جلو سے پیغمبر جنت کے وہ آئے مکانن مین

برکت سے وصل کی راتن کے صدقے سے واکی باتن کے
قربان ہو واکی چیتون کے بلوا لو عربستانن مین

ہی غریق گناہ سگرہی عاصی مشہور تمہارا ہے واصی
باورو و تمنا یہ شمسی تڑپت ہے ہندوستانن مین

تمت